



سوال

(81) مختلف مذاہب کو ایک دوسرے کے قریب کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مختلف مذاہب (اسلام، مسیحیت اور یہودیت وغیرہ) کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش اسلامی اور شرعی کوشش ہے؟ کیا ایک سچے مسلمان کیلئے اس کی طرف دوسروں کو بلانا اور اس کی تحریک کی مضبوطی کے لئے کام کرنا جائز ہے؟ میں نے سنا ہے کہ جامعہ ازہر اور دیگر اسلامی اداروں میں بھی اس قسم کا کام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کیا اہل سنت والجماعت اور مختلف شیعہ فرقوں، درزیہ، اسماعیلیہ اور نصیریہ وغیرہ کو ایک دوسرے سے قریب لانے کی تحریک سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ کیا اس قسم کا ملاپ ممکن بھی ہے؟ ان میں سے اکثر بلکہ سبھی فرقے ایسے عقائد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی اور اہل اسلام اور اہل سنت سے دشمنی پر مبنی ہیں۔ کیا اس قسم کا تقارب اور ملاپ شرعاً جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱) ایمان کے جو بنیادی ارکان اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل کی ہوئی کتابوں تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں اور جن کی دعوت ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام اور دیگر نبیوں اور رسولوں نے دی ہے، وہ یکساں ہیں۔ ان میں سے جو نبی مبعوث ہوا اس نے اپنے بعد آنے والے کی بشارت دی اور جو بعد میں آیا اس نے اپنے سے پہلے آنے والے کی تصدیق اور اس کی عظمت و شان بیان کی۔ اگرچہ حالات زمانے اور بندوں کی مصلحت کے تقاضوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حکمت، عدل اور رحمت کے پیش نظر فروعی مسائل میں تبدیلی آتی رہی لیکن بنیادی مسائل ہمیشہ یکساں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَمَّا الرُّسُلُ بَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَكَلَّمَتْهُ وَكُنْتُمْ لَهُ رُسُلًا لَّا تَفَرِّقُ بَيْنَ أَخَدَيْنِ رُسُلَهُ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (البقرة ۲۸۵)

”رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اور مومن بھی (ایمان لائے)۔ ہر کوئی اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں فرق نہیں کرتے۔ انہوں نے (مومنوں) نے کہا ”ہم نے سن لیا اور مان لیا، اے ہمارے رب! تیری بخشش (چاہتے ہیں) اور تیری طرف ہی واپسی ہے۔“

نیز ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ أَجْرًا كَثِيرًا وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (النساء ۴۱)



”جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کیا، یہی لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کے اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

اس کے علاوہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحَمِيتُمْ حُجَّتِي لَكُمْ رَسُولًا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَضْتُمْ عَلَىٰ ذِكْرِهِمْ إِيْرَاقًا فَاسْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ يَحْمِلُونَ أَثْمَارَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ وَلَمَّا سَلَّمَ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَآلِيهِ يَرْجِعُونَ (آل عمران ۸۱-۸۳)

”جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے وعدہ لیا (اور انہیں فرمایا) کہ میں نے تمہیں جو کتاب اور حکمت دی ہے پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے جو تمہارے پاس موجود (ہدایت کی) تصدیق کرنے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ فرمایا ”کیا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا عہد قبول کیا؟ انہوں نے کہا: ہم نے اقرار کیا۔“ گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ پس جو کوئی اس کے بعد (وعہ سے) پھرے، تو یہی لوگ فاسق ہیں۔ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا (کوئی اور) دین ڈھونڈتے ہیں۔ حالانکہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے، خوشی سے یا مجبوری سے، اس کا فرماں بردار ہے اور اس کی طرف ان سب کو واپس لے جایا جائیگا۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

قُلْ أَمَّا بِاللَّهِ وَآيَاتِهِ فَلَا أُخْلِفُ عَلَيْكُمْ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَنْبِيَاءِ وَمَا أَفْوَقِ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ وَيَتَّخِذْ لِنَفْسِهِ مِنْهُ وَمُؤْمِنِي الْأَخِرَةِ مِنَ الْخَيْرِينَ (آل عمران ۸۴-۸۵)

”(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے! ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو ہم پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور آل یعقوب علیہ السلام پر نازل کیا گیا اور جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور (دوسرے) نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا۔ ہم ان (نبیوں) میں سے کسی میں بھی فرق نہ کرتے اور ہم اس (اللہ) ہی کے فرماں بردار ہیں اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعوت توحید کا ذکر فرمایا اور دوسرے رسولوں کا ذکر فرمایا، پھر ارشاد فرمایا :

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْكِتَابِ وَآتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالنَّبِيَّةَ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا بَعْدَ تِلْكَ فَهُوَ كَافِرٌ وَكَفَرْنَا بِهَا وَكَلَّمْنَا بَنِي نُوحٍ لَمَّا كَانُوا فِي الْفُجُورِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْكِتَابِ وَآتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالنَّبِيَّةَ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا بَعْدَ تِلْكَ فَهُوَ كَافِرٌ وَكَفَرْنَا بِهَا وَكَلَّمْنَا بَنِي نُوحٍ لَمَّا كَانُوا فِي الْفُجُورِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْكِتَابِ وَآتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالنَّبِيَّةَ فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا بَعْدَ تِلْكَ فَهُوَ كَافِرٌ وَكَفَرْنَا بِهَا وَكَلَّمْنَا بَنِي نُوحٍ لَمَّا كَانُوا فِي الْفُجُورِ (المائدة ۸۹-۹۰)

”یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب، حکم اور نبوت دی۔ پھر اگر یہ لوگ (کلمہ والے) ان (باتوں) کا انکار رکھتے ہیں تو ہم نے ان پر (ایمان لانے) کیلئے ایسے لوگ مقرر کر دیئے ہیں جو ان کے منکر نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے راہ دکھلائی، لہذا وہ ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ فرمادیجئے ”میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا یہ تو جہاں والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔“

نیز ارشاد ہے :

إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ (آل عمران ۶۸)

”ابراہیم (علیہ السلام) سے سب لوگوں سے قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی اور یہ نبی اور ایمان والے اور اللہ مومنوں کا دوست ہے۔“

ایک اور مقام پر فرمایا :

عَمَّ أَوْفَيْنَا إِلَيْكَ أَنْ اتَّبَعَ لَنَا بِإِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَنَاكَانَ مِنَ الشَّرِكَينَ (النحل ۱۶-۱۲۳)

”پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ ابراہیم حنیف کی ملی کی پیروی کیجئے وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔“

نیز ارشاد ہے :

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (الصف ۶۱-۶)

”اور جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا : ”اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی والی چیز یعنی تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام محمد ہے۔“

نیز فرمان الہی ہے :

وَإِنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيِّئًا عَلَيْهِ فَاطِمَ الْيُسْرَى وَأَوَّلَ آيَاتِنَا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (المائدہ ۵۸-۵۷)

”ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے، جو اپنے سے پہلی والی کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے جو ان کی محافظ ہے۔ لہذا ان کے درمیان اس (رہنمائی) کے مطابق فیصلہ کیجئے جو اللہ نے نازل کی ہے اور آپ کے پاس جو حق آگیا ہے اسے چھوڑ کر ان کی خواہش کی پیروی نہ کیجئے ہم نے سب کے لئے ایک شریعت اور راستہ مقرر کیا ہے۔“

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی صحیح سند سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يُعْصَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، الْإِيمَانُ أَنْوَاعٌ لَعَلَّتِ أُمَّهَا تَحْمَشُ شَيْءٌ وَدَسْتُمْ وَاجِدُ)

”میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے سب لوگوں کی نسبت زیادہ قریب ہوں۔ تمام نبی سوتیلی بھائیوں کی طرح ہیں، ان کی مائیں الگ الگ ہیں اور ان کا دین ایک ہے۔“ (صحیح بخاری)

(۲) یہود و نصاریٰ نے اللہ کے کلام میں تحریف کی اور جو بات انہیں کی گئی تھی اس کو چھوڑ کر دوسری بات کہنے لگے، اس طرح دین کے بنیادی عقائد اور عملی شریعت کو کچھ کا کچھ بنا دیا۔ مثلاً یہود کہتے ہیں کہ عزیز اللہ کے بیٹے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چھ دن میں زمین آسمان پیدا کر کے تھک گیا، اس لئے ہفتہ کے دن آرام کیا، اور کہتے ہیں کہ م نے عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا اور قتل کر دیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے جیلہ کر کے ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار جائز کر لیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا تھا اور شادی شدہ زانی کی حد ختم کر دی اور انہوں نے کہا :

إِنَّ اللَّهَ فَتَقِيرُ وَنَحْنُ أَفْغَنِيَا سَيِّ (آل عمران ۱۸۱-۱۸۰)

”اللہ مغلط ہے اور ہم دولت مند ہیں۔“

اور کہا :

يَا اللَّهُ مَغْلُوبٌ (المائدہ ۵۶-۶۳)

”اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔“

اس طرح خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے جان و وجود کوقولی اور عملی تحریف کے مرتکب ہوئے۔ اسی طرح عیسائیوں نے مسیح اللہ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور الہ (معبود) قرار دیا اور عیسیٰ علیہ السلام کے قتل یا صلیب کے عقیدہ میں یہودی تصدیق کی اور دونوں گروہوں (یہود و نصاریٰ) نے خود کو اللہ کے بیٹے اور پیارے ”قرار دیا“ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی شریعت کا انکار کیا، حالانکہ ان سے عہد و پیمان لیا گیا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور آپ کی مدد کریں گے۔ انہوں نے اس کا اقرار کیا تھا۔ اس کے علاوہ دونوں گروہوں کے اور بھی بہت سے ناگفتہ بہ عقائد ہیں، جن میں تناقض بھی پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پست سے مقامات پر ان کے جھوٹ افتراء پر دازی اللہ کے نازل کردہ عقائد اور عملی احکام میں تحریف وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے اور انکی بدکرداریوں کو واضح کر دیا ہے اور ان کے اقوال کی تردید فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْكُتُبَ بَايِعْتُمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُشْفَوْا بِهِ شَيْئًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّكُمْ مِمَّا كَتَبْتُمْ أَيَدِيكُمْ وَمِمَّا تَحْتَابُونَ وَقَالُوا لَنْ تَمُنَّا إِلَّا إِنَّا نَمُنُّ بِوَدَّهِ قُلْ أَتُخَذُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ

فَلَنْ تُخَلَّفَ اللَّهُ عَهْدًا أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ نَالًا تَعْلَمُونَ (البقرة: ۲-۴۹-۸۰)

بلاکت ہے ان لوگوں کیلئے جو (خود) اپنے ہاتھوں سے تحریر لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں ”یہ اللہ کی طرف سے (نازل شدہ) ہے“ تاکہ اس سے تھوڑی سی اجرت حاصل کر لیں۔ تو ان کے لئے بلاکت ہے اس چیز کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے لکھی اور ان کے لئے بلاکت ہے اس چیز کی وجہ سے جو وہ کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں آگ نہیں بھونے گی مگر چند روز۔ فرمادیجئے ”کیا تم نے اللہ سے عہد لے رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائیں گے، یا تم اللہ کے متعلق وہ کچھ کہہ رہے ہو جس کا تمہیں علم نہیں؟“

نیز فرمایا:

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصْرًا تِلْكَ أَمَانَةُ قُلْ بَايَعْتُكُمْ عَلَى الْإِيمَانِ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِلَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ وَلَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِلَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ وَلَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِلَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ (البقرة: ۲-۱۱۱)

”وہ کہتے ہیں کہ جنت میں صرف وہی داخل ہوگا جو یہودی یا عیسائی ہوگا۔ یہ ان کی (بے بنیاد) آرزوئیں ہیں، فرمائیے ”اگرچے ہو تو دلیل پیش کرو۔“

اور ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ يَبْتَغِيهِمُ اللَّهُ وَمَا يَزِلُّ زُلْفًا وَكَانَ غَيْظُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَهْلًا مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ قُلْ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِذْ يَبْتَغِيهِمُ اللَّهُ وَمَا يَزِلُّ زُلْفًا وَكَانَ غَيْظُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَهْلًا مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (البقرة: ۲-۱۳۵-۱۳۶)

”وہ کہتے ہیں ”یہودی یا عیسائی ہو جاؤ ہدایت پاؤ گے، کہہ دیجئے ”بلکہ ایک طرفہ (صرف ایک اللہ کی طرف مائل ہونے والے) ابراہیم کی ملت (اختیار کرو) وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔“ تم کہو ”ہم ایمان لے آئیں ہیں اللہ پر اور جو کچھ ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب علیہ السلام اور (ان کی) اولاد کی طرف نازل کیا گیا ہے (اس پر بھی) اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کو ملا اور جو (دوسرے تمام) انبیوں کو ان کے رب کی طرف سے ملا (ہم سب پر ایمان لاتے ہیں) ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (اللہ) کے فرمانبردار ہیں۔“

وَأَنَّ مِنْهُمْ لَفِرَاقًا ثَلَاثًا لَا يُؤْمِنُونَ الْكُتُبَ وَالْجَنَّةَ وَمَا يُؤْمِنُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُؤْمِنُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَالْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (آل عمران ۳-۷۸)

”اور ان میں سے کچھ افراد ایسے ہیں جو زبانیں موڑ کر ایک تحریر پڑھتے ہیں تاکہ تم اسے (اللہ کی طرف سے نازل شدہ) کتاب سمجھ لو، حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں ”یہ اللہ کے پاس سے (نازل شدہ) ہے حالانکہ وہ اللہ کے پاس سے نہیں ہے اور وہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ انہیں معلوم ہے۔“

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:



فَمَا لِقَضَيْهِمْ يَنَّا لَهُمْ وَقَفْرَهُم بِآيَاتِ اللَّهِ وَتَلَوْنَاهُمْ فَلَوْبُنَا غُلَّتْ عَلَيْنَا اللَّهُ عَلَيْنَا بِخُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا وَبَخُفْرِهِمْ وَقَفْرَهُمْ عَلَى مَرْيَمَ بَنَاتَانَا عَظِيمًا وَقَفْرَهُمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِمَّنْ هُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا أَجْبَاحَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (النساء ٣٤-١٥٨)

” (ہم نے ان لعنت کی) کیونکہ انہوں نے اپنا وعدہ توڑا اور اللہ کی آیات کا انکار کیا اور انبیاء کو ناحق قتل کیا اور کہا کہ ہمارے دل پردوں میں ہیں۔ بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان (کے دلوں) پر مہر لگا دی ہے، اس لیے وہ کم ہی ایمان لاتے ہیں اور چونکہ انہوں نے کفر کیا اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھا اور کہا کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو قتل کر دیا ہے۔ انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی چڑھایا۔ لیکن انہیں شبہ ڈال دیا گیا اور جو گو اس کے بار میں اختلاف کرتے ہیں، وہ اس کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہیں، انہیں اس کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں مگر ظن و گمان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔“

اس کے علاوہ ارشاد ہے :

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصْرَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِّثْلَ خَلْقٍ (المائدہ ٥-١٨)

”یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ فرما دیجئے : پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے؟ بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) تم اللہ کے پیدا کئے گئے ہوئے (انسانوں) میں سے سے انسان ہی ہو۔“

دوسرے مقام پر ارشاد ہے :

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصْرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهَوْنَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَتَلْنَاهُمُ اللَّهُ إِنِّي لَأُفَكِّنُونَ ائْتِذُوا أَخْبَارَهُمْ وَرَبُّنَا نَحْمُ رَبَّنَا مَنْ دُونَ اللَّهِ وَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ (التوبہ ٩-٣٠-٣١)

”یہود کہتے ہیں ”عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں ”مسیح اللہ کا بیٹا ہے“ یہ ان کے مونہوں کی باتیں ہیں، ان لوگوں کے قول کی نقل کر رہے ہیں جنہوں نے پہلے کفر کیا۔ اللہ انہیں ہلاک کرنے لگا! کہاں بھٹک رہے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو بھوڑ کر اپنے علماء اور صوفیاء کو رب بنالیا اور مسیح ابن مریم کو بھی (رب بنالیا)“

نیز ارشاد فرمایا :

وَذَكِّرْهُمْ مِنْ أَمْلِ الْكُفْلِ لَوْ يَرَوْهُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِمْ كَفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ (البقرة ٢-١٠٩)

بہت سے اہل کتاب اپنے دلوں کے حسد کی وجہ سے حق واضح طور پر معلوم ہونے کے بعد بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں۔“

اس کے علاوہ بھی بہت سی آیات ہیں جن سے ان کے لیے ایسے جھوٹے تناقص اور شرمناک اعمال سامنے آتے ہیں کہ انتہائی تعجب ہوتا ہے ہمارا مقصد محض بطور مثال ان کے بعض حالات بیان کرنا ہے۔ جو آئندہ شق کے لئے تہذیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(۳) مندرجہ بالا دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ تمام مذاہب کی اصل تعلیمات جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے نازل فرمائی تھیں وہ یکساں ہی لہذا ان کو قریب لانے کے لئے کسی کوشش کی ضرورت نہیں اور مندرجہ بالا دلائل سے یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ تعلیمات میں تحریف کر کے انہیں کچھ سے کچھ بنا ڈالا۔ ان کا یہ عمل جھوٹے بہتان کفر اور گمراہی پر مبنی ہے۔ اس لئے اللہ کے رسول جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف اور دیگر تمام اقوام مبعوث ہوئے، تاکہ جس حق کو وہ چھپاتے تھے، ظاہر کر دیا جائے اور جو عقیدہ اور احکام انہوں نے خراب کر دیے تھے ان کی اصلاح کر دی جائے اور اس طرح انہیں بھی اور دوسروں کو بھی صراطِ مستقیم کی نشاندہی کر دی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قَدْ جَاءَكَ رُسُلُنَا يَشِيرُونَ لَكُمْ كَثِيرٌ مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ قَدْ جَاءَ لَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ يَهْدِي اللَّهُ مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولِهِ فَإِنَّهُ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ خُصْمَةَ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَكِيمٌ (المائدة ۱۵-۱۶)

”اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا ہے، تم کتاب میں سے جو کچھ چھپاتے تھے اس میں سے بہت کچھ وہ تم کو بتاتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگزر کر جاتا ہے۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ ان لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو اس کی خوشنودی کی اتباع کرتے ہیں۔ وہ انہیں اللہ کے حکم سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے اور انہیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔“

اور فرمایا :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قَدْ جَاءَ لَكُم رُسُلُنَا يَشِيرُونَ لَكُمْ عَلَىٰ فِتْنَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ إِنْ تَقُولُوا مَا جَاءَ نَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَ لَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (المائدة ۵-۱۹)

”اے اہل کتاب! سلسلہ رسالت میں ایک وقفہ کے بعد تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا ہے جو تمہیں وضاحت سے (سب کچھ) بتاتا ہے تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو کوئی خوشخبری حینے والا یا تنبیہ کرنے والا نہیں آیا۔ تو (اب) تمہارے پاس خوشخبری حینے والا اور متنبہ کرنے والا آچکا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے تو ان کیلئے واضح کر دیا تھا لیکن انہوں نے محض حسد کی وجہ سے سرکشی اور زیادتی کرتے ہوئے اسے قبول نہ کیا اور دوستوں کو بھی اسے قبول کرنے سے منع کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَذَكِّرْ لَهُم أَنَّ الْكِتَابَ الَّذِي دُفِنُوا فِيهِ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ كُفْرًا رَّاحِدًا مِّنْ عِنْدِ الْفَاسِقِينَ بَلْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِالْحَقِّ (البقرة ۲-۱۰۹)

”بہت سے اہل کتاب اپنے دلوں سے حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں، جب کہ ان کے لئے حق واضح ہو چکا ہے۔“

مزید ارشاد ربانی ہے :

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ نُبَاهُ كَفَرُوا بِالْكِتَابِ عَلَى الْكُفْرَانِ (البقرة ۲-۸۹)

”جب ان کے پاس اللہ کے پاس سے کتاب آگئی؟ جو اس (صحیح علم) کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس موجود ہے اور وہ اس سے پہلے کافروں پر فتح طلب کرتے تھے۔ تو جب ان کے پاس وہ (کتاب) آئی جسے انہوں نے پہچان لیا (کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے) تو انہوں نے اس کا انکار کیا، پس اللہ کی لعنت ہے کافروں پر۔“

مزید ارشاد الہی ہے :

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رُسُلٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقَاتٌ لِّمَا مَعَهُمْ بَيِّنَاتٌ مِّنْ رَبِّهِمْ قَالُوا هَؤُلَاءِ ظَنُورُهُمْ كَانَتْهُمْ أَلْغَاؤُهُمْ (البقرة ۲-۱۰۱)

”جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول اس چیز کی تصدیق کرتا ہوا آیا جو ان کے پاس موجود ہے، تو جنہیں کتاب دی گئی تھی ان کے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا گویا کہ وہ (اسے) جانتے ہی نہیں۔“

ایک اور مقام پر ارشاد ہے :

لَمْ يَكُنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ آلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْظَرِينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رُسُلٌ مِنَ اللَّهِ يَتْلُوا صُحُفًا مُطَهَّرَةً

”اہل کتاب اور مشرکین میں جو کافر ہوئے ہو باز آنے والے نہیں تھے حتیٰ کہ ان کے پاس واضح دلیل آجاتی اللہ کی طرف سے ایک رسول جو پاکیزہ صحیفے پڑھتا ہے۔“

لہذا ایک عقل مند آدمی جسے ان کا باطل پر اڑنا، جان بوجھ کر گمراہی میں آگے بڑھتے چلے جانا، حسد اور خواہشات نفسانی کی وجہ سے حق کو قبول نہ کرنا معلوم ہو، کس طرح امید کر سکتے کہ اس قسم کے افراد اور سچے مسلمان ایک دوسرے کے قریب آسکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَفَتُؤْمِنُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِمَّنْ يَسْمَعُونَ كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْفِرُونَ مِنْ بَعْدِهَا عَقْلَوَهُ وَهُمْ يَلْعَنُونَ (البقرة ۴۵)

”(اے مومنو!) کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ وہ تمہاری بات مان لیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کا کلام سنتے ہیں پھر اسے سمجھنے کے بعد اس میں تحریف کر دیتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہوتے ہیں“

اور فرمایا:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ وَلَنْ يَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَى وَلَئِنَّ آتِئْتُهُمْ بِآيَاتٍ بَيِّنَاتٍ مِمَّنْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ نَالِكٌ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ (البقرة ۱۲۰-۱۱۹)

”ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ سے جہنم والوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا اور آپ سے یہود و نصاریٰ کبھی راضی نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ آپ ان کی ملت (مذہب و تہذیب) کی پیروی کر لیں اور اگر آپ نے اس علم کے بعد بھی نبو آپ کے پاس آچکا ہے۔ ان کی خواہشات نفس کی پیروی کی تو اللہ سے آپ کا کوئی دوست یا مددگار (آپ کو بچانے والا) نہیں ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرُّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (آل عمران ۸۶)

”اللہ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا وارا انہوں نے یہ گواہی بھی دی کہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس واضح دلائل آچکے اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔“

بلکہ یہ اہل کتاب اگر اللہ رسول اور مومنوں سے عداوت رکھنے میں مشرکوں سے بڑھ کر نہیں، تو ان سے کم بھی نہیں، اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے بارے میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت دی ہے:

فَلَا تَطْعَمُ الْمَلَكُوتَ بَيْنَ وَدُّوَالْمُؤْمِنِينَ فَيَذَرُوكُمْ (القلم ۶۸-۹)

”جھٹلانے والوں کی یہ بات نہ ملنے۔ یہ چاہتے ہیں کہ آپ نرم ہو جائیں تو وہ بھی نرم ہو جائیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُكُمْ تَعْبُدُونَ وَلَا أَنَا عَابِدٌ تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ تَعْبُدُونَ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ



”کہہ دیجئے۔ اے کافر! جسے تم پوجتے ہو میں نہیں پوجتا اور نہ تم اس کی عبادت کرتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ نہ میں ان کو پوجنے والا ہوں جن کی تم پوجا کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنا والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین میرے لئے میرا دین۔“

جو شخص اسلام اور یہودیت یا اسلام اور مسیحیت کو ایک دوسرے کے قریب لانا چاہتا ہے اس کی مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی شخص دو متناقض امور کو جمع کرنے کی کوشش کر رہا ہو، یا کوئی شخص حق اور باطل کو باہم اکٹھا کرنا چاہتا ہو، یا کفر اور ایمان کو ایک کرنا چاہتا ہو۔ اس کی تو وہی مثال ہے جو اس شعر میں بیا کی گئی ہے۔

أَيُّهَا الْمُنْفِخُ الثُّرَيَّا سَهِّلَا عَمْرَكَ اللَّهُ كَيْفَ يَلْتَقِيَانِ

جی شامیہ! اڈا نا سہلٹ و سہیل اڈا اسٹقل یمان

”اے ثریا (ستارے) کانگاح سہیل (ستارے) سے کرنے والے! تجھے اللہ آباد رکھے! یہ آپس میں کس طرح ملیں گے؟ ثریا جب بلند ہوتی ہے تو شام کی طرف ہوتی ہے اور سہیل جب بلند ہوتا ہے تو یمن کی طرف ہوتا ہے“

(۴) اگر کوئی شخص سوال کرے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ انسانی جانوں کی حفاظت کیلئے جنگ کے ہولناک نتائج سے بچنے کیلئے، انسانوں کو زمین میں سفر کا موقع دینے کیلئے ہم ان لوگوں سے جنگ بندی کر لیں یا دقتی طور پر صلح کر لیں تاکہ لوگ روزی کما سکیں، دنیا کو آباد کر سکیں، حق کی طرف بلا سکیں، لوگوں کو سیدھی راہ دکھا سکیں اور انصاف کا عملی نمونہ پیش کر سکیں؟ اگر کوئی یہ بات کہے تو اس میں یہ خیال رکھنا لازمی ہوگا کہ حق کو حق کہا جائے، اس کی تائید کی جائے تاکہ اس کے نتیجے میں مسلمان غیر مسلموں کے مقابلے میں نام نہاد مصلحتوں کا شکار نہ ہو کر اللہ کے احکامات اور اپنی خودداری اور عزت نفس سے دست بردار نہ ہو جائیں، بلکہ انہیں چاہئے کہ اپنے عز و شرف کا پورا پورا خیال رکھیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پوری طرح عمل پیرا رہیں۔ قرآن مجید سے رہنمائی حاصل کرتے رہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو پیش نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِنْ جَحُوا لِلْإِسْلَامِ فَانْجِنَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (الانفال ۸۱)

”اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی مائل ہو جائیں اور اللہ پر اعتماد رکھیں۔ یقیناً وہی (سب کچھ) سننے والا، جاننے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ غَوَايَ إِلَى السَّلَامِ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتَزَكَّرَ أَعْمَالُكُمْ (محمد ۳۸)

”تم کمزور نہ پڑ جاؤ اور صلح کی دعوت نہ دو، تم ہی بلند تر ہو، اللہ تمہارے ساتھ ہے، وہ تمہارے عملوں میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔“

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عملی تفسیر متعدد مواقع پر پیش فرمائی۔ حدیبیہ کے موقع پر قریش سے صلح کی مدینہ منورہ میں جنگ خندق سے پہلے یہود کے ساتھ صلح کی اور غزوہ تبوک کے موقع پر روم کے نصاریٰ سے صلح کی۔ چنانچہ اس کے واضح اثرات اور عظیم نتائج سامنے آئے، امن قائم ہوا، انسانی جانوں کی حفاظت ہوئی، حق کو مدد ہوئی اور اسے زمین میں شوکت حاصل ہوئی، لوگ جوق درجوق اسلام میں داخل ہوئے اور سب لوگ اپنی زندگی میں دینی اور دنیوی طور پر اس پر عمل کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کی وجہ سے خوشحالی، ترقی، اسلامی سلطنت کی قوت اور اسلام دامن کی دولت سے بہرہ ور علاقوں کی وسعت کے خوشگوار نتائج حاصل ہوئے۔ تاریخ انسانیت اور حیات انسانی کی عملی صورت حال اس کی سب سے مضبوط دلیل اور واضح گواہی ہے، بشرطیکہ انصاف سے کام لیا جائے اور توجہ سے بات سنی جائے، مزاج میں اعتدال ہو اور سوچ افراط و تفریط سے پاک ہو، عصبیت اور خواہ مخواہ کے جھگڑے سے پرہیز کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہی سیدھی راہ کی ہدایت دینے والا ہے۔ وہی ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

(۵) دوروز نصیری، اسماعیلی اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے بابی اور بہائی سب کے سب قرآن و حدیث کی نصوص کو اپنی مرضی کے معنی پہناتے ہیں اور اپنے لئے ایسی خود ساختہ



شریعت تیار کر لیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کی۔ انہوں نے اپنی خواہشات نفس کے پیچھے لگ کر تحریف و تبدیل کا وہ راستہ اختیار کیا ہے جو یہود و نصاریٰ نے اختیار کیا تھا۔ اس ضمن میں انہوں نے پہلے فتنے کے لیڈر عبداللہ بن سبا حمیری کی تقلید کی ہے جو بدعت گمراہی اور تفریق بین المسلمین کا علم بردار تھا۔ اس کی شرارت اور گمراہی نے خوب پر پڑے نکالے اور اس کیوجہ سے بہت سے گروہ گمراہ ہو گئے اور انہوں نے کفریہ عقائد اختیار کر لئے اور مسلمانوں میں اختلاف جڑ پکڑ گیا۔ اب اس قسم کی کوشش کی کامیابی کی امید نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ یہ لوگ گمراہی الحاد و کفر، مسلمانوں سے حد اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کے لحاظ سے یہود و نصاریٰ سے گہری مشابہت رکھتے ہیں، اگرچہ ان کے درمیان آپس میں تعلقات بھی ہوں، ان کی جماعتیں الگ الگ ہوں، ان کے مقاصد اور خواہشات مختلف ہوں۔ ان کی مثال ایسے ہی ہے جسے یہود و نصاریٰ آپس میں اختلاف رکھنے کے باوجود مسلمانوں کے خلاف متحد ہو جاتے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد مصر کی جامع ازہر کے بعض علماء نے ایران کے رافضی ”قمی“ سے قربت کی کافی کوشش کی اور متعدد پاکیزوں دل سچے علماء بھی اس دھوکے میں آ گئے، حتیٰ کہ انہوں نے ”التقریب“ کے نام سے ایک رسالہ بھی جاری کیا۔ لیکن جلد ہی انہیں حقیقت حال کا علم ہو گیا۔ لہذا ”جماعت التقریب“ کے نام سے رسالہ بھی جاری کیا۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ کیونکہ دل ایک دوسرے سے دور ہیں، خیالات اور آراء میں بے حد اختلاف ہے اور عقائد باہم متضاد ہیں، تو پھر اجتماع ضدین کس طرح ممکن ہے؟

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

الجبۃ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی، صدر عبدالعزیز بن باز

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 85

محدث فتویٰ